خلافت لائبریری ربوہ

جمعہ | 3- اکتوبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 218 | جمعہ | 1418ھ 3 اخاء 1376ھش 3- اکتوبر 1997ء

مردم شماری کے بارے میں ضروری اعلان

تمام احباب جماعت (مرد و زن) ملک بھر میں 18- اکتوبر سے شروع ہونے والی مردم شماری میں بھرپور حصہ لیں۔ حسب قانون و قواعد تمام حاضر اور غیر حاضر افراد جماعت اپنے نام بمعہ بچگان مردم شماری میں درج کروائیں اور پوری کوشش کی جائے کہ کوئی احمدی فرد اس سے باہر نہ رہے۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی، تو معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کرکے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا' حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیا دار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیا دار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے اور بے معنی' بے ہودہ' بے موقع غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 280)

عظمت الٰہی دل میں پیدا کرنی چاہئے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

جس قدر عظمت الٰہی دل میں ہوگی اسی قدر فرمانبرداری کے خیالات پیدا ہوں گے اور رزائل کو چھوڑ کر فضائل کی طرف دوڑے گا۔ کیا ایک اعلیٰ علوم کا ماہر جاہل سے تعلق رکھ سکتا ہے۔ یا ایک ظالم طبع انسان کے ساتھ ایک عادل مل کر رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی برکتوں سے جو خوددار ہونے کے لئے سب سے ضروری بات صفات الٰہی کا علم حاصل کرنا اور ان کے موافق اپنا عمل در آمد کرنا ہے۔

اگر یہ اعتقاد بھی کمزور ہو تو ایک اور دوسرا مسئلہ ہے جس پر اعتقاد کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ترقی کر سکتا ہے وہ جزا اور سزا کا اعتقاد ہے۔ یعنی افعال اور ان کے نتائج کا علم۔ مثلاً یہ کام کروں گا تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ برے نتائج پر غور کرکے انسان۔ ہاں سعید الفطرت انسان برے کاموں سے جو ان نتائج بد کا موجب ہیں پرہیز کرے گا اور اعمال صالحہ بجالانے کی کوشش یہ کہ دونوں اعتقاد نیکیوں کا اصل الاصول اور جڑیں یعنی اول خدا تعالیٰ کی صفات اور محامد کا اعتقاد اور علم تاکہ قرب الٰہی سے فائدہ اٹھاوے اور رزائل کو چھوڑ کر فضائل حاصل کرے۔

دوسرا یہ کہ ہر فعل ایک نتیجہ کا موجب ہوتا ہے اگر بد افعال کا مرتکب ہوگا تو نتیجہ بد ہوگا۔ ہر انسان فطرتاً سکھ چاہتا ہے اور سکھ کے وسائل اور اسباب سے بے خبری کی وجہ سے افعال بد کے ارتکاب میں سکھ تلاش کرتا ہے مگر وہاں سکھ کہاں؟ اس کے لئے ضروری ہے کہ افعال اور ان کے نتائج کا علم پیدا کرے اور یہی وہ اصل ہے۔ جس کو (دین حق) نے جزا اور سزا کے لفظوں سے تعبیر کیا ہے۔

(از خطبہ 20- اکتوبر 1899ء)

جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اسے چھوڑ دے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولوی صالح محمد صاحب واقف زندگی (ٹریڈ مشنری) مورخہ 29- ستمبر 1997ء کو اسلام آباد میں وفات پاگئیں۔ آپ کی عمر 83 برس تھی۔ آپ محترم غلام رسول صاحب ٹھیکیدار کی صاحبزادی اور محترم میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بہو تھیں۔ محترمہ موصوفہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں مورخہ 30- ستمبر کو بعد عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی جہاں محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے دعا کرائی۔ موصوفہ محترم سیفی صاحب کی ممانی تھیں۔

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ نے اپنے واقف زندگی خاوند کی غیر حاضری میں لمبا عرصہ اپنے بچوں کی نہایت احسن طور پر نگہداشت کی۔ آپ کی علم اور تعلیم سے لگاؤ کا اظہار اس طرح سے ہوا کہ آپ 1930ء کی دہائی میں قادیان سے امراوتی جا کر سکول میں پڑھاتی رہیں۔ موصوفہ مکرم صادق محمد صاحب استاد نصرت جہاں اکیڈمی کی والدہ ہیں۔ مکرم صادق صاحب سیرالیون اور نائیجیریا میں جماعتی سکولوں میں خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔

احباب جماعت سے محترمہ فاطمہ صاحبہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد صالح مورخہ 29- ستمبر 1997ء کو اسلام آباد میں انتقال کر گئیں۔ ان کی عمر 51 برس تھی۔ موصوفہ کینسر کے عارضہ سے بیمار تھیں۔ ان کا جنازہ 30- ستمبر کو ربوہ میں بیت المبارک میں عصر کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ جس کے بعد جنازہ قبرستان عام میں لے جایا گیا جہاں پر تدفین کے بعد محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے دعا کرائی۔ موصوفہ محترم سیفی صاحب کی خالہ زاد ہمشیرہ اور مکرم شیخ محمد حسن صاحب لندن کی صاحبزادی تھیں۔

احباب کرام سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

3 اخاء 1376 ہش — 3 اکتوبر 1997ء

نجات - سچی سکینت اور اطمینان

جہاں تک علم کا تعلق ہے یہ ایک ایسی روشنی ہے کہ اس میں انسان کو ہر چیز روشنی میں نظر آنے والی چیزوں کی طرح نظر آتی ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ علم بھی روشنی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان علم ہی کے ذریعے یہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں بات اچھی ہے اور فلاں بری ہے اور جب تک اسے یہ نہ پتہ ہو کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے اس وقت تک اس کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ ہمیشہ سیدھے راستے پر رہے۔ اس سے غلط باتوں پر عمل پیرا ہونے کا بھی امکان ہے اور صحیح باتوں پر بھی۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انسان اپنی ساری زندگی سیکھتا ہے علم کا حاصل کرنا بھی تو سیکھنا ہی ہے۔ اپنی زندگی کے آخری لمحے تک وہ ایسے تجربات سے گزرتا ہے کہ اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور علم میں اضافہ ہی اس کے لئے روشنی کا کام دیتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ جیسے یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں ویسے یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں میں علوم کی روشنی پیدا ہووے۔ اور اس سے وہ معرفت کی منزلوں کو طے کر جاویں۔ کیونکہ علوم حقہ سے واقفیت جہاں ایک طرف سچی خشیت پیدا کرتی ہے وہاں دوسری طرف ان علوم سے خدا پرستی پیدا ہوتی ہے۔ بعض بد قسمت ایسے بھی ہیں جو علوم میں منہمک ہو کر قضاو قدر سے دور جا پڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے وجود پر ہی شکوک پیدا کر بیٹھتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو قضاو قدر کے قائل ہو کر علوم ہی سے دست بردار ہو جاتے ہیں۔ مگر کلام الٰہی نے دونوں تعلیمیں دی ہیں اور کامل طور پر دی ہیں۔ علوم حقہ سے اس لئے واقف کرنا چاہتا ہے اور اس لئے ادھر انسان کو متوجہ کرتا ہے کہ اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی معرفت میں جوں جوں ترقی ہوتی ہے اسی قدر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس سے محبت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اور انسان کو قضاو قدر کے نیچے رہنے کی اس لئے تعلیم دیتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور بھروسہ کی صفت پیدا ہو اور وہ راضی برضا رہنے کی حقیقت سے آشنا ہو کر سچی سکینت اور اطمینان جو نجات کا اصل مقصد اور منشا ہے حاصل کرلے۔"

اس ارشاد میں بہت سی باتیں قابل توجہ ہیں جن پر عمل کرکے ہم اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں اور جن کا فائدہ ہمیں اس دنیا میں بھی ہے اور دوسری دنیا میں بھی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ لوگ خدا سے ڈریں۔ دراصل یہ ڈر اس قسم کا ہے کہ خدا کے قریب لے جاتا ہے یہ ایسا ڈر نہیں ہے کہ ہم اس سے دور بھاگیں بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ ہم سے کوئی ایسی بات نہ سرزد ہو جائے جو خدا تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہو اور اگر ہم واقعی یہ کوشش کریں کہ ہم کوئی ایسی بات نہ کریں جو اسے ناپسندیدہ ہو تو اسے ہم سے محبت پیدا ہو گی۔ اور اگر اسے ہم سے محبت پیدا ہو تو یقیناً ہم اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس ڈر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم علم حاصل کریں۔ جب تک ہمیں کسی بات کا علم ہی نہ ہو ہم اس کے اچھا اور برا ہونے کے متعلق کیا کہہ سکتے ہیں۔ علم کو عام طور پر روشنی کہا جاتا ہے۔ اور روشنی میں چیزیں صاف صاف نظر آنے لگتی ہیں۔ کونسی چیز سفید ہے اور کونسی چیز سبز ہے اور کونسی سیاہ ہے۔ یہ ہمیں صرف روشنی بتا سکتی ہے۔ اندھیرے میں تو کچھ پتہ ہی نہیں چلتا۔ ہر چیز ایک جیسی ہے۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر علوم کی روشنی پیدا کرے جیسا ہم نے کہا ہے کہ روشنی ہی سے چیزوں کا علم ہوتا ہے۔ اور روحانیت میں اس علم کو معرفت کہتے ہیں۔ جوں جوں وہ یہ علم حاصل کرے گا وہ معرفت کی منزلیں طے کرتا چلا جائے گا۔ حضرت صاحب نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ علوم حقہ سے خشیت پیدا ہوتی ہے اور خدا پرستی پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم صرف علوم کا ذکر کریں تو بات نہیں بنتی۔ کیونکہ علوم تو ایسے بھی ہیں جو انسان کو نیکی سے دور لے جاتے ہیں خدا اسے پرے ہٹا دیتے ہیں۔ علوم حقہ کی ضرورت ہے۔ اور علوم حقہ کی علامت یہ ہے کہ ان کے حصول سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہوتی ہے اور یہ خشیت تو صرف خدا پرستی کی طرف لے جاتی ہے۔ اور خدا پرستی سے کون سی بات بڑی ہو سکتی ہے۔ اسی بات کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ علم تو حاصل کرتے ہیں لیکن علم کا ایک پہلو ان کی نظروں سے اوجھل ہو کر رہ جاتا ہے وہ ہے قضاو قدر۔ علم حاصل کرنے کے بعد وہ اپنے آپ میں ایسی قدرت محسوس کرنے لگتے ہیں گویا سب کچھ انہوں نے ہی کرنا ہے اور خود ہی وہ نتائج کے ذمہ دار ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ علم کے باوجود بعض باتیں انسان بعض اوقات نہیں کر سکتا۔ اور جب یہ باتیں نہیں کر سکتا تو اس کی نظر قضاو قدر کی طرف جانی چاہئے۔ لیکن چونکہ قضاو قدر کی طرف نظر نہیں جاتی۔ اس لئے جو باتیں وہ نہیں کر سکتا ان سے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے وجود پر شکوک پیدا ہونے لگتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ ہی نے یہ بات مقدر کر رکھی تھی اس طرح نہیں ہو گی بلکہ کسی اور طرح ہو گی۔ اگر ہم علوم حقہ حاصل کریں تو خشیت بھی پیدا ہو گی اور خدا پرستی بھی اور ہم اپنی باتوں کا صحیح طور پر تجزیہ کر سکیں گے اور اپنے دل میں ارادہ پیدا کر سکیں گے کہ یہ کچھ ہم نے کرنا ہے اور یہ کچھ ہم نے نہیں کرنا۔

حضرت صاحب اس سلسلے میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ علم اور قضاء و قدر دونوں کا اگر ہمیں اچھی طرح پتہ ہو تو اس سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور بھروسہ پیدا ہو گا۔ ہم پوری طرح جان لیتے ہیں کہ باوجود علم ہونے کے ہم کوئی بات نہیں کر سکے تو یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ قضاو قدر کے نتیجہ میں ہے اور اس کی قضاو قدر ہمیں کسی بات سے روکتی ہے تو کسی بات میں مد بھی ہوتی ہے اور جب ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ توکل اور بھروسہ کیا ہے اور جب توکل اور بھروسے کی اہمیت ہم سمجھنے لگتے ہیں تو پھر ہم اللہ تعالیٰ ہی کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر جو ہم کرنا چاہتے تھے ہو گیا تو یہ اس کی رضا تھی۔ اور اگر جو کچھ ہم کرنا چاہتے تھے وہ نہیں ہوا تو یہ بھی اسی کی رضا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو راضی برضا رہتا ہے جس کی نگاہیں ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف جمی رہتی ہیں اسے سچی سکینت اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور نجات کے متعلق کہا تو بہت کچھ جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ نجات سچی سکینت اور اطمینان ہی کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کو سمجھنے اور ان پر صحیح رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اے خدا تو ایسا ہی کرے۔

ٹھیس لگتی ہے دل پہ، روتا ہوں
خون سے اپنے زخم دھوتا ہوں
میرا ماضی ہے میرا مستقبل
کاٹتا ہوں، نہ بیج بوتا ہوں
کون بدلے گا میری کیفیّت
جاگتا ہوں کبھی، نہ سوتا ہوں

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد المالک سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ لاہور

جلسہ سالانہ یو۔کے‘ کے بارہ میں چند تاثرات

اخبارات عالم کی روشنی میں

انسان کوئی نہ کوئی نیت لے کر سفر کا عزم کرتا ہے۔ کسی کا سفر غم کا سفر ہوتا ہے تو کسی کا خوشی کا۔ کسی کا سفر دنیا کے حصول کے لئے ہوتا ہے تو کوئی محض دینی اغراض کے لئے سفر اختیار کرتا ہے۔

امسال جولائی 1997ء میں مجھے ایک ایسا سفر کرنا پڑا جو محض دین کے لئے تھا چنانچہ لاہور سے جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کا عزم لے کر میں انگلستان کے اس علاقہ میں پہنچا جسے ٹلفورڈ کہتے ہیں اور یہ سرے میں واقع ہے۔

اس جلسہ میں امسال دنیا بھر کے 64 ممالک سے آئے ہوئے ہزاروں لوگ شامل تھے گویا یہ واقعی ایک عالمگیر جلسہ تھا۔ شرکاء کی اکثریت ایسے مسافروں کی تھی جنہوں نے محض خدا تعالیٰ کی خاطر یہ سفر طے کیا‘ اپنے اموال خرچ کئے‘ اپنے کاموں کا حرج کیا‘ سفر کی صعوبتیں بھی اٹھائیں‘ مسافروں کی طرح رہائش اختیار کی مگر دلوں میں صرف یہ امنگ تھی کہ چند دن اپنے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی قربت میں گزاریں ”درس سنیں‘ جلسے کے پروگراموں سے کماحقہ فائدہ اٹھائیں اور اس کی برکات سے وافر حصہ پائیں۔

دنیا کا یہ انوکھا اجتماع کہ جس میں دنیا بھر کے احمدی احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے شامل تھے ان سب نے حضرت امام جماعت الرابع کے روح پرور خطابات سنے اور ان پر عمل کرنے کے از سر نو عہد باندھے۔ احمدیت کے یہ پروانے کسی ملک میں آدھی رات کو اکٹھے ہوئے کسی ملک میں علی الصبح اور دیگر ممالک میں دن اور رات کے مختلف حصوں میں جمع تھے اور آنکھیں ٹیلی ویژن پر لگی ہوئی تھیں۔ دل برطانیہ میں جمع شدہ احمدیوں کے ساتھ دھڑک رہے تھے۔ ان لوگوں نے اپنی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کی قدرت کے جلووں کا نظارہ کیا۔ ایمان افروز واقعات کو اپنے کانوں سے سنا اور الٰہی انوار و فضائل کی برکات کو بچشم خود ملاحظہ کیا۔

اس جلسہ میں ایک خاص بات جو ان کے دماغ میں بس گئی وہ عالمی بیعت کا نظارہ تھا۔ دنیا کے 96 ممالک میں بسنے والی 221 قوموں کے ساتھ تعلق رکھنے والے 30 لاکھ سے زائد افراد نے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد کے ہاتھ پر بیعت کی۔

جنانچہ لندن کا ایک روزنامہ Asian Age اس کی بابت اپنی 30 جولائی 1997ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

The swearing of allegiance to the Ahmadiyya spiritual leader - by an estimated three million people all over the world this year.

کہ احمدیوں کے روحانی لیڈر کے ہاتھ پر اس سال دنیا بھر کے تین ملین افراد کے لگ بھگ نے بیعت کی۔

حاضری کے اعتبار سے بھی یہ جلسہ سالانہ بہت کامیاب تھا۔ پچھلے سالوں کی نسبت حاضری زیادہ تھی۔ لندن کے ہی ایک ہفتہ روزہ نیشن نے یکم اگست کے شمارہ میں لکھا کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے میں 17 ہزار افراد نے شرکت کی۔ اخبار نے دوران سال جماعت احمدیہ کی کامیابیوں کا بھی تذکرہ کیا۔ گنی بساؤ میں 16 ممبران پارلیمنٹ کی بیعت کا بھی ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اس وقت تک جماعت احمدیہ کے زیر انتظام 53 زبانوں میں کلام الٰہی کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ صدی کے اختتام تک یہ تعداد 100 ہو جائے گی۔ اخبار نے وزیر اعظم برطانیہ ’ٹونی بلیئر کا پیغام جو جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا تھا درج کیا جس میں وزیر اعظم برطانیہ نے فرمایا:۔

”میں احمدیہ (۔) ایسوسی ایشن کے تمام افراد کی خدمت میں سالانہ جلسہ کے موقع پر نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ میری حکومت کی ترجیحات میں اس ملک میں نسلی تعلقات کو بہتر بنانا اور مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان بعد کو ختم کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے میں احمدیہ (۔) ایسوسی ایشن کی خدمات کو خوش آمدید کہتا ہوں“۔

یہی اخبار فجی کے وزیر اعظم کا پیغام درج کرتا ہے کہ۔

”ہم سب ایک خدا کی اولاد ہیں اس لئے انسانوں میں بھی وحدانیت ہونی چاہئے“۔ انہوں نے جماعت کی (خاص طور پر) غریب ممالک کے لئے روحانی‘ طبی اور تعلیمی خدمات کو سراہا اور جلسہ کی کامیابی کی تمنا کی اور نیک خواہشات کا پیغام بھجوایا۔

اخبار نے وزیر اعظم طوالو کی طرف سے بھجوایا ہوا پیغام بھی شائع کیا۔ جس میں انہوں نے جلسہ کے حاضرین کو نیک خواہشات کا پیغام دیتے ہوئے جلسہ کی مبارک بادی دی اور طوالو کے لوگوں کے لئے دعا کی درخواست کی۔

اخبار نے گھانا کے ایک وزیر کی تقریر کا حوالہ بھی دیا جنہوں نے (۔) حکومت پاکستان کو مشورہ دیا کہ وہ گھانا سے سبق سیکھے جہاں ہر شخص کو اپنے مذہب پر کاربند ہونے کی مکمل آزادی ہے۔

اخبار Farnham Herald نے یکم اگست کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ (۔) احمدی سختی سے کلام الٰہی کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ عالمی بیعت کی تمام تر کاروائی سیٹیلائٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

فیصل آباد (پاکستان) کے روزنامہ ڈیلی کرنٹ رپورٹ نے جلسہ سالانہ کی خبر دی اور حضرت امام جماعت الرابع کی تقریر میں سے اقتباس دیئے۔

اخبار نے سال رواں میں جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ اپریل 1984ء سے اب تک 9035 نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور امسال مجموعی طور پر 915 (بیوت الذکر) کا اضافہ ہوا۔

روزنامہ جنگ لندن نے اپنی 29 جولائی 1997ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ یوکے کی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ نے (سال 1997ء کے بارے میں کہا کہ یہ سال) جماعت احمدیہ کے لئے بہت سی برکات لے کر آیا ہے اور آج جماعت احمدیہ 153 ممالک میں پھیل چکی ہے۔

اخبار نے امام جماعت احمدیہ کے حوالے سے لکھا کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے نظارے کسی ایک ملک میں نہیں بلکہ دنیا کے مختلف علاقوں میں ظاہر ہوئے۔ اخبار نے امام جماعت احمدیہ کا یہ اعلان بھی شائع کیا کہ آئندہ سال (بیوت الذکر) کا سال ہوگا اور دنیا میں مختلف جگہوں پر (بیوت الذکر) بنائی جائیں گی۔

حیدر آباد دکن کے اخبار آندھرا پردیش ٹائمز نے ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ امسال ہندوستان میں جماعت احمدیہ بڑی سرعت سے پھیل رہی ہے۔ اخبار نے یہ بھی لکھا کہ ہندوستان میں گزشتہ ماہ سے ختم نبوت گروپ کے مولوی‘ حسین احمد مدنی نے تحریک شروع کی کہ ہندوستان کی حکومت بھی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے۔ اخبار نے جماعت احمدیہ عالمگیر کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری کا بیان بھی درج کیا جنہوں نے کہا کہ ہندوستان سیکولر ملک ہونے کا دعوی کرتا ہے امید ہے کہ وہ اس قسم کی کاروائیوں کو برداشت نہیں کرے گا۔

اخبار نے آئیوری کوسٹ کے ایک امام کا بھی ذکر کیا جس نے جلسہ سالانہ یوکے میں اعلان کیا کہ اس کے علاقہ میں 95 گاؤں میں سے 35 گاؤں احمدیت کی آغوش میں آچکے ہیں۔

کئی دیگر اخبارات نے بھی جلسہ سالانہ یوکے کے متعلق خبریں شائع کیں اور کئی ایک نے عالمی بیعت کا ذکر بھی کیا اور لکھا کہ کس طرح 30 لاکھ سے زیادہ انسانوں نے ایک وقت میں ایک ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

عالمی بیعت کا نظارہ واقعی ایک ایسا نظارہ تھا جس کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ مختلف زبانوں میں بیعت کے الفاظ حضرت امام جماعت کے پیچھے باآواز بلند دہرا کر خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اسی سے مغفرت مانگنے اور احکام دین پر پوری طرح کاربند ہونے کا عہد کر کے امام جماعت کی ہر معروف کام میں اطاعت کرنے کا عہد کرنا‘ یہ سب کچھ بیعت کے الفاظ میں تھا۔ اور اس کے بعد سبھی نے خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔ یہ ایک سجدہ تھا جس میں دنیا کے اکثر ممالک کی بے شمار قومیں شامل تھیں۔ کالے بھی شامل تھے اور گورے بھی شامل تھے۔ غریب بھی شامل تھے اور امیر بھی۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے فضلوں کا شکرانہ ادا کر رہے تھے تاریخ مذاہب میں ایسی مثال نہیں ملتی کہ ایک وقت میں اپنی اپنی جگہوں پر لوگوں نے اس طرح باجماعت سجدہ خدا تعالیٰ کے حضور کیا ہو۔

ہمیں امید ہے کہ آئندہ وہ وقت جلد آنے والا ہے جب روئے زمین پر بسنے والے تمام انسان ایک جگہ اکٹھے ہو کر توحید کے نعرے لگائیں گے اور بیک وقت ہر دل سے اللہ کی حمد کا ورد جاری ہوگا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 29 اگست 1997ء)

ایک اچھی بات

جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی علاقہ میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ۔ اور اگر اس علاقہ میں وباء پھیل جائے جس میں تم موجود ہو تو پھر وہاں سے بھاگ کر کسی اور جگہ نہ جاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ قویٰ دیئے۔ دولت‘ علم‘ عقل‘ وہمت دی اس کے بعد کہتا ہے کہ ان میں سے کچھ ہمارے راستہ میں خرچ کرو۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتا کہ پہلے تم کوئی کام کرو‘ تو پھر میں تمہیں یہ چیزیں دوں گا۔ کیونکہ ہر ایک چیز اس کی محتاج ہے۔ جب ہر چیز محتاج ہوئی تو جب تک وہ چیزیں نہ دے اس وقت تک کوئی کام کس طرح کر سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ پہلے دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ اس طرح کرو۔ پس جب خدا تعالیٰ کچھ کرنے سے پہلے ہی دے دیتا ہے تو پھر یہ کہنا کہ ہمارا حق نہیں ملا۔ یا ہماری خدمات کا لحاظ نہیں کیا گیا حد درجہ کی نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ ہم ایک مزدور کو بٹالہ بھجیں اور آٹھ یا بارہ آنہ مزدوری اسے پہلے دے دیں لیکن وہ واپس آکر کہے کہ مجھے کچھ نہیں دیا گیا۔ یہ اس کی جہالت نہیں ہوگی تو اور کیا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ پہلے دیتا ہے اور بعد میں کام لیتا ہے۔ ایسی صورت میں دینی خدمت کر کے اپنا حق جتلانا گستاخی ہے‘ پس ایسے لوگ جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے کام کرتے ہیں اور ہماری طاقت ہی کیا ہے کہ کوئی دینی کام کر سکیں جو کچھ ہوتا ہے خدا کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ ان کی جگہ کسی دوسرے کو مقرر کر دیا جائے یا ان کی نسبت کسی دوسرے کو کچھ زیادہ مل جائے تو وہ بھی ان لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں جو کوئی کام کر کے خدا تعالیٰ پر احسان جتلاتے ہیں۔ اور یہ مرض جو ان کے سینہ کے کسی کونہ میں مخفی ہوتا ہے۔ باہر نکل آتا ہے۔ اس لئے سب دوستوں کو چاہئے کہ اپنے نفسوں کا خاص طور پر مطالعہ کریں اور اس مرض کو بالکل نکال دیں۔

(از خطبہ ۳۰۔ مارچ ۱۹۱۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدسیہ محمود سردار-لاہور

فنافی اللہ

یہ دنیا چند روزہ ہے۔ آج ہم ہیں تو کل کوئی اور ہو گا۔ صبح سے شام ہوتی ہے اور زندگی کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ یہ زندگی جو ہمیں محض اس پاک ذات کے فضلوں سے عطا ہوئی ہے بہت بڑی نعمت ہے۔ اپنی زندگیوں کو سنوار کے ہم اپنے لئے جنت خرید سکتے ہیں اور اس عظیم و برتر خدا سے دور جاکر نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آخرت بھی خود کو خوار کرتے ہیں۔

زندگی کو کس طرح سنوارا جائے۔ یہ ایک نکتہ ہے' اس پر غور کرکے ہم اپنی زندگی کا مقصد پا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو یہ حقیقت ہے کہ خود کو خدا تعالیٰ کی راہ میں فنا کر دینا ہی زندگی کا حاصل ہے۔ ایسے زندگی گزاریں کہ سونا جاگنا سب کچھ خدا کے لئے ہو۔ اپنی زندگی میں ہر کام کرنے سے پہلے سوچیں کہ یہ کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہے کہ نہیں۔ اگر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہے تو کریں ورنہ چھوڑ دیں۔ تقویٰ کی ان باریک راہوں پر چل کے ہی آپ کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس چند روزہ زندگی میں وہی لوگ خوش نصیب قرار پاتے ہیں جو اپنا سب کچھ اس پاک ذات کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں اور محبت الٰہی کو اپنا ماویٰ و ملجا بنا لیتے ہیں۔

جو لوگ خدا تعالیٰ کی رضا پر چلتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے محبوب قرار پاتے ہیں خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے بہت شفقت اور پیار کا سلوک کرتا ہے اور ان کی حفاظت کا خود ذمہ لے لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بندوں کو ہر وقت خدا تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں' اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں" (مسلم)

"حضرت بانی سلسلہ احمدیہ" بھی خدا تعالیٰ سے بے انتہا پیار اور محبت رکھتے تھے۔ آپ نے ساری عمر خود کو خدا تعالیٰ کی راہ میں فنا کرکے دین حق کی خدمت کی۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھالوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ "حقیقی خدا دانی تمام اسی میں منحصر ہے کہ اس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے کہ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنی پرشوکت اور لذیذ کلام سے ان کو تسلی و سکینت بخشتا ہے۔" خود کو خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرکے ہی خدا تک رسائی ہو سکتی ہے۔ جو صدق و وفا سے خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں۔ ان کو پھر خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں۔ اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہو گا۔ میرا دل ان کے فقروفاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پر ہو جائیں"

آپ ایک جگہ فنافی اللہ ہونے کی دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے رب العالمین! تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما' رحم فرما' رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا۔ کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے" آمین ثم آمین

(الحکم 21- فروری 1898ء)

پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھئے کہ زندگی کی اصل لذتیں ہمارے خدا تعالیٰ میں ہیں۔ آج ہم دنیا پر نظر دوڑائیں ہمیں بدامنی اور بے سکونی جگہ جگہ نظر آتی ہے۔ یہ صرف خدا تعالیٰ سے دوری کا نتیجہ ہے۔ اس پیاری ہستی کو حاصل کئے بغیر آپ زندگی میں کچھ بھی نہیں حاصل کر سکتے۔

باقی صفحہ 6 پر

حمید احمد سیٹھی "گھر ہونے تک"۔ بشکریہ جنگ لاہور 25 ستمبر 1997ء

اخبارات میں سے

ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے

ہمارے ہاں سیاسی شکار گاہ کے جنگل کی کہانی ہو یا صحافتی گروہ بندی کی الزام تراشی' جرائم کی دنیا کے ہیرو کا ذکر ہو یا کوئی جنسی سکینڈل جو عدالت میں زیر سماعت ہو اور پریس کے ہتھے بھی چڑھ جائے' حکومتی توجہ ہٹاؤ مہم ہو یا دو مشہور عوامی شخصیات کے درمیان ایک دوسرے کو ننگا کرنے کا اخباری دنگل' اس کا دس پندرہ روز کے لئے ٹریلر چلتا ہے اور اس عرصہ میں ہر وہ شخص جو اخبار پڑھ سکتا ہے یا بوجہ فراغت کہ جس کی یہاں فراوانی ہی فراوانی ہے مذکورہ ٹریلر کی بقایا تفصیل پڑھنے کے لئے بے چین اور سننے کے لئے ہمہ تن گوش رہتا ہے حقیقی خوشیوں اور صحت مند تفریح سے محروم' بے وقوف عوام کی ENTERTAINMENT ہو جاتی ہے اور وابستہ مفادات والوں کا مقصد اپنی اپنی جگہ پورا ہو جاتا ہے۔

کاغذی جمہوریتوں میں عوامی غم و غصہ اور تنقید سے بچنے اور دانشوروں کو گمراہ کرنے کے لئے کئی سابقہ حکومتیں اپنے چنیدہ میڈیا مینجرز اور مشیران کو پوری ٹرم تک کے لئے ASSIGNMENT دیتی رہی ہیں جن کا کام ماہانہ یا سہ ماہی مصنوعی بحران پیدا کرنا اور پھر اس پر قابو پانے کے لئے اخبار ریڈیو ٹی وی کے ذریعے حکومتی کوششوں کا پروپیگنڈا کرنا ہوتا تھا۔ بھولے عوام اس عرصہ میں اپنی ذاتی پریشانیاں اور محرومیاں بھلا کر ملک کی سلامتی کی دعاؤں میں لگ جاتے تھے اور جب طوفان گزر جاتا یا خطرہ ٹل جاتا تو کچھ وقفہ گزرنے کے بعد ایک نیا بحران سر اٹھائے کھڑا ملتا۔ اس منشور پر عمل کرکے حکومت کو نئی LEASE OF LIFE ملتی رہتی اور مشیران کی چاندی ہو جاتی لطف کی بات یہ کہ ایسے منصوبوں پر اٹھنے والے سرکاری اخراجات کا نہ کوئی اکاؤنٹ رکھا جاتا ہے نہ کسی آڈٹ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑتا ہے۔

اس وقت ملک IMF کی آہنی گرفت' کرپشن کی دلدل' گرانی کے شکنجے اور دہشت گردی و لاقانونیت کے عفریتوں کے چنگل میں پھنسا ایک طرح سے ICU میں ہے۔ صد شکر کہ ہر بار بحران ٹل یا منتشر ہو جاتے رہے ہیں اس بار بھی امید ہے کہ ایسا ہی ہو گا لیکن بار بار کے جھٹکوں سے تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں صاحب الرائے اہل علم و دانش کی صورت میں زندگی کے ہر شعبے میں کچھ روشنی کے مینار ابھی تک موجود اور قائم ہیں اگر انکی نحیف آوازوں اور وارننگز پر توجہ نہ دی گئی یا انکی تعداد مزید کم ہو گئی تو دشمن تو خوشیاں منائیں گے ہی اپنے بھی لعن طعن کے ساتھ یہی کہیں گے کہ یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے تھے۔

کئی ایک فوری توجہ طلب قومی معاملات کی تو چھوڑیئے صرف جرائم پر گرفت کرنے کے سلسلہ میں ہماری سوچ' فرض شناسی اور سنجیدگی سے متعلق ایک واقعہ گزشتہ دنوں ایک محفل میں ایک ذمہ دار شخص نے بیان کیا۔ ان کے دوست ایک شام گھر واپس جاتے ہوئے ایک جنرل سٹور پر بچوں کے لئے آئس کریم خریدنے کے لئے رک گئے آئس کریم کا ڈبہ کار میں رکھ رہے تھے کہ ایک شخص نے قریب آکر لفٹ لینے کی درخواست کی۔ موصوف نے ان سے کہا کہ بچوں کے لئے آئس کریم لی ہے جو پگھل جائے گی اس لئے معذرت۔ اسی اثناء میں ایک دوسرا شخص بھی قریب آگیا اور ریوالور کی نالی کا چہرہ کرانے کے ساتھ خود بھی لفٹ لینے کی فرمائش کر دی۔ کار چلی تو دونوں نے ان کے بریف کیس کی تلاشی لینے کے بعد کہا کہ انکی فوری ضرورت صرف پچاس ہزار روپے ہے۔ موصوف نے جواب دیا کہ ان کے پرس میں بمشکل پانچ ہزار روپے ہوں گے۔ ان میں سے ایک نے بریف کیس میں سے چیک بک نکال کر پیش کر دی کہ بقایا رقم کا چیک دے دیں۔ انہوں نے کار سائیڈ پر روک کر چیک کاٹ دیا اور چالاکی یہ کی کہ اگلے سال کا سن درج کر دیا۔ دونوں ڈکیت وارننگ کے ساتھ شکریہ ادا کرکے کار سے اتر گئے۔ یہ صاحب کار دوڑاتے ایک ایسے تعلق دار کے گھر پہنچے جن کا فرض منصبی ہی چوروں ڈاکوؤں کو پکڑنا تھا۔ کہانی سن کر انہوں نے چند لمحے غور کیا پھر نہایت اطمینان سے مشورہ دیا کہ آپ نے اگلے سال کی تاریخ چیک میں لکھ کر اچھا نہیں کیا بہتر ہو گا کہ اگلی صبح پہلے بنک جاکر بندوبست کر دیں کہ چیک پر تاریخ درست کر دی جائے اور چیک بھی بغیر کسی تاخیر کے کیش ہو جائے۔ ان صاحب کا دماغ یہ انوکھا اور نادر مشورہ سن کر تھوڑا چکرایا لیکن انہیں مخلصانہ انداز میں سمجھایا گیا کہ ڈکیتوں کے ساتھ چالاکی نقصان کا باعث بھی ہو سکتی ہے اور اگر وہ امن و سکون سے رہنا چاہتے ہیں تو دوڑ بھاگ کرنے کی بجائے وہی کریں جو انہیں بتایا گیا ہے۔ یہ صاحب اگلی صبح پونے نو بجے کاؤنٹر پر ہدایات دے کے بنک مینجر کے کمرے میں جا بیٹھے کچھ ہی دیر بعد ٹوکن کلرک گزشتہ رات والے ڈکیتوں میں سے ایک کے ہمراہ مینجر کے کیبن میں داخل ہوا اس نے آتے ہی صاحب موصوف کو پہچان کر نہایت شائستگی سے ان ان کی خیریت پوچھی۔ چیک پر تاریخ درست کر دی گئی قریب پندرہ روز کے بعد ان صاحب کے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی مذکورہ ڈکیتوں میں سے ایک نے تعارف کرانے کے بعد کہا ہماری قناعت اور اصول پسندی پر آپ کو کوئی شبہ نہیں رہا ہو گا۔ آپ نہ صرف نہایت شریف بلکہ دور اندیش آدمی معلوم ہوتے ہیں آپ سے مزید کوئی مطالبہ نہیں صرف اپنے جیسے چند صاحب حیثیت اور شریف احباب کے نام اور ایڈریس لکھوا دیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت ڈاکٹر ایس اے اختر

اپنیڈی سائٹس

اپنیڈی سائٹس کا مرض ہمارے ملک میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ اور اس کے علاج میں تاخیر یا اس کی تشخیص میں غلطی سے کئی قیمتی جانوں کا ضیاع ہو جاتا ہے۔ اس کی کوئی تسلی بخش وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ اپنڈکس میں روکاوٹ ایک ممکن وجہ ہو سکتی ہے۔ اس میں ہر عمر کا آدمی مبتلا ہو سکتا ہے۔ بلکہ جواں سال لوگ اس مرض کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔

اپنڈکس کیا ہے؟ پیٹ میں جہاں چھوٹی آنت بڑی آنت سے آکر ملتی ہے۔ وہاں تقریباً تین انچ لمبی ایک ٹیوب سی ہوتی ہے۔ جسے اپنڈکس کہتے ہیں۔ یہ پیٹ کے نچلے حصے میں دائیں جانب واقع ہوتی ہے۔

اپنڈکس کے درد کی وجوہات جب اس ٹیوب میں انفیکشن ہو جاتی ہے۔ تو اپنڈکس کا درد شروع ہو جاتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے اور بڑی آنت سے خوراک کا کچھ حصہ اپنڈکس میں آنے کی وجہ سے بھی اپنڈکس میں رکاوٹ اور پھر اپنڈکس کا انفیکشن ہو جاتا ہے۔

علامات اپنڈکس کا درد پہلے مریض کے پورے پیٹ میں ہوتا ہے۔ لیکن چند گھنٹوں کے بعد یہ درد پیٹ کے نچلے حصے میں ناف کے دائیں طرف آکر رک جاتا ہے۔ مریض کا جی متلاتا ہے اس دوران ایک یا دو قے بھی آسکتی ہیں۔ مریض کو بھوک بالکل نہیں لگتی۔ مریض کو بخار ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑی علامت اپنڈکس کی موجودگی کی جگہ پر درد کا ہونا ہے۔ چونکہ اپنڈکس بعض اوقات مختلف جگہوں پر بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے درد کی جگہ بھی تبدیل ہو سکتی ہے۔ خون کے ٹیسٹ کرنے پر سفید خلیوں کی تعداد 15'000 تک پہنچ جاتی ہے۔

تشخیص اپنڈکس کے درد کی تشخیص ٹیکنیکل طریقوں سے کی جاتی ہے۔ البتہ خون کے ٹیسٹ' ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔

اپنڈکس کی درد کے لئے ہدایات
جب کسی کو اپنڈکس کا درد ہو۔ تو اس درد کو ختم کرنے کے لئے گولی یا دوائی استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ فوراً کسی مستند ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ بلکہ کسی اچھے سرجن سے مشورہ کریں۔ تاکہ اگر وہ ضروری سمجھے تو وہ فوری طور پر اپریشن کر سکے۔ جب اپنڈکس کا درد ہو تو قبض کشا گولیاں بالکل استعمال نہیں کرنا چاہئیں۔ کیونکہ اس سے اپنڈکس کے پھٹ جانے کا خطرہ ہے۔

علاج اس کا فوری علاج اپریشن ہی ہے۔ تشخیص ہونے کے بعد جلد اپریشن کروا لینا چاہئے۔

طب وصحت

نیم کے درخت کی افادیت

نیم کے درخت کی افادیت کے متعلق مغربی ملکوں میں تحقیق ہو رہی ہے اور اس کے فوائد کی لسٹ میں ہر روز کوئی نہ کوئی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ مغربی سائنس دان فصلوں پر سپرے کی جانے والی کیمیائی زہروں کی بجائے نیم کے درخت کے پتوں اور پھل سے نئے مرکبات تیار کر رہے ہیں جو کہ کم خرچ اور زمین کے لئے نقصان دہ بھی نہیں ہیں۔ نیم کے درخت کے کچھ مزید فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ نیم کے درخت کے پتے ابال کر پینے سے جسم میں پھوڑے پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں اور خون صاف ہو جاتا ہے۔

2۔ نیم کے دو یا تین پتے روزانہ کھانے سے جسم کا کولسٹرول لیول نارمل رہتا ہے۔

3۔ نیم کے پتوں کو رگڑ کر چہرے پر لگانے سے عورتوں کی کیل چھائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

4۔ نیم کی مسواک منہ اور دانتوں کے لئے بہت مفید ہے منہ کی بدبو کو بھی ختم کرتی ہے۔

5۔ نیم کا درخت دوسرے درختوں کی نسبت سب سے زیادہ آکسیجن باہر پھینکتا ہے۔ آکسیجن سب کو معلوم ہے کہ انسانی صحت کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔

6۔ دل کے مریضوں کو نیم کے درخت کے نیچے دن کے وقت سونا چاہئے بلکہ جس گھر میں دل کا مریض ہو یعنی انجائنا وغیرہ کا اس گھر میں لازماً نیم کا درخت ہونا چاہئے۔ جو اس کی بیماری کے لئے مفید ہو گا۔

7۔ پھیپھڑوں کے مریضوں' دمہ' ٹی بی' نمونیا کے مریضوں کے لئے بھی دن کے وقت نیم کے درخت کے نیچے سونے کی سفارش کی گئی ہے۔

ان اور دیگر فوائد کی وجہ سے عوام الناس کو گھروں میں نیم ضرور لگانا چاہئے۔ اس درخت کی موجودگی فضا کو جراثیم سے بھی صاف رکھنے میں ممد ہوتی ہے۔

> حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

انصاراللہ ڈیفنس لاہور کے تحت

50ویں یوم آزادی کی تقریبات

اپنے پیارے وطن پاکستان کی آزادی کی گولڈن جوبلی تقریبات کو شایان شان طریق سے منانے کے لئے زعامت علیاء انصاراللہ ڈیفنس لاہور کے زیر انتظام خصوصی تقریبات کا اہتمام کیا گیا جن کی جھلکیاں قارئین کے لئے درج ذیل ہیں۔

خصوصی اجلاس وپیدل مارچ بروز 14 اگست

مورخہ 14۔ اگست کو یوم آزادی کی صبح کا آغاز اجتماعی عبادت آخری شب میں وطن عزیز کی سلامتی و ترقی کے لئے دعا سے کیا گیا جس میں باوجود موسم کی خرابی کے بچوں بوڑھوں سب نے بھرپور حصہ لیا۔ بعد از فجر افراد جماعت احمدیہ کے جذبہ حب الوطنی اور محبت کے اظہار کے لئے ایک مختصر خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مکرم طاہر احمد مجوکہ صاحب کی طرف سے تلاوت اور انس مصطفیٰ کی نظم کے علاوہ مکرم عیسیٰ درد صاحب ابن حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب اور مکرم میجر (ر) محمد افضل طفیل کاہلوں زعیم اعلیٰ نے قیام پاکستان کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات اور تاریخ کے ان ابواب کا ذکر کیا جن میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ہندوستان کے مسلمانوں کی وکالت کرتے ہوئے ان کے جائز حقوق اور عہدے دینے کی طرف ملکہ وکٹوریہ کو اپنے خطوط کے ذریعہ توجہ دلائی جو بعد میں مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ پاکستان کی صورت میں ظاہر ہوئی نیز حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی تحریک پاکستان کے مختلف مراحل پر عملی رہنمائی اور کوششوں اور جماعت کے دیگر اکابرین بالخصوص چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب اور مولانا عبدالرحیم درد صاحب کی مساعی کا مختصر ذکر خیر کیا۔ اجلاس کے اختتام پر قائم مقام صدر حلقہ مکرم عبدالحلیم طیب صاحب نے دعا کرائی۔ اجلاس کے بعد تمام شرکاء نے آزادی مبارک کے بیج سینے پر آویزاں کئے اور اجتماعی پیدل مارچ میں حصہ لیا جو شعبہ صحت جسمانی کے تحت منعقد ہوئی۔ اجتماعی سیر کے بعد سب کی مشروبات و مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

علمی مقابلوں کا انعقاد

مورخہ 21۔ اگست کو "قیام پاکستان میں جماعت احمدیہ کی خدمات" کے موضوع پر ایک دلچسپ عملی مقابلہ ہوا جس میں حسب ذیل پانچ ٹیموں نے حصہ لیا۔

ڈیفنس 1 مکرم احسان حق قمر صاحب۔ عزیزم خالد حلیم۔ عزیزم اظہار حسین
ڈیفنس 2 مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب عزیزم محمد احمد عزیزم حسان بشیر باجوہ
ڈیفنس 3 مکرم میجر (ر) اختر سلطان صاحب۔ کیپٹن (ر) ناصر احمد صاحب عزیزم منیب انور ورک
ڈیفنس 4 مکرم میجر (ر) جری اللہ صاحب۔ عزیزم اظہر احمد۔ عزیزم عبیداللہ اکبر
کیولری گراؤنڈ مکرم تنویر احمد صاحب عزیزم ابراہیم درد عزیزم اسد مصطفیٰ کاہلوں

ٹیموں کے ارکان کے علاوہ ستر (70) بچوں اور بڑوں نے شرکت فرما کر علمی مقابلہ سے استفادہ کیا۔ یہ علمی مقابلہ پانچ مراحل پر مشتمل تھا جن میں تین مراحل کے دوران ہر ٹیم سے ایک ایک سوال پوچھا گیا جس کا جواب باہمی مشورہ سے دیا گیا۔ چوتھے مرحلہ میں انفرادی سوالات پوچھے گئے اور آخری مرحلہ میں اول دوئم۔ سوم پوزیشن کے لئے ٹیموں سے اجتماعی سوال پوچھے گئے۔ مقابلہ میں ڈیفنس 1 ڈیفنس 2 اور کیولری گراؤنڈ کی ٹیمیں بالترتیب اول و دوم و سوم رہیں۔ جن میں مکرم حنیف محمود صاحب مربی سلسلہ نے انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کرائی۔ پروگرام کے اختتام پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ تمام شرکاء نے پروگرام کو علمی لحاظ سے نہایت مفید اور دلچسپ پایا۔

○ واقفین کی تیاری کے سلسلہ میں ان کی بدنی صحت کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔ وہ واقفین جو مختلف عوارض کا شکار رہتے ہیں اگرچہ بعض ان میں سے خدا تعالیٰ سے توفیق پا کر غیر معمولی خدمت بھی سرانجام دے سکتے ہیں لیکن بالعموم صحت مند واقفین بیمار واقفین کے مقابلے پر زیادہ خدمت کے اہل ثابت ہوتے ہیں اس لئے بچپن ہی سے ان کی صحت کی بہت احتیاط کے ساتھ نگہداشت ضروری ہے۔ پھر ان کو مختلف کھیلوں میں آگے بڑھانے کی باقاعدہ کوشش کرنی چاہئے۔ ہر شخص کا مزاج کھیلوں کے معاملے میں مختلف ہے۔ پس جس کھیل سے بھی کسی واقف بچے کو رغبت ہو اس کھیل میں حتی المقدور کوشش کے ساتھ ماہرین کے ذریعے اس کو تربیت دلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ ایک ایسا مربی جو کسی کھیل میں مہارت رکھتا ہو محض اس کھیل کی وساطت سے لوگوں پر کافی اثر رسوخ قائم کر لیتا ہے اور نوجوان نسلیں اس کے ساتھ خاص طور پر وابستہ ہو جاتی ہیں۔ پس ہم تربیت کا کوئی بھی راستہ اختیار کریں۔ کیونکہ ہماری نیتیں خالص ہیں اس لئے وہ رستہ خدا ہی کی طرف جائے گا۔

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع مورخہ 17- فروری 97ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

وسط ایشیا میں تیل اور گیس کے ذخائر

وسطی ایشیائی ریاستیں تیل اور گیس کی دولت سے مالا مال ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بحیرہ کیسپیئن کے تیل اور گیس کے ذخائر دنیا کے تیسرے بڑے ذخائر ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ ریاستیں انتہائی اہمیت حاصل کر چکی ہیں۔ اس تیل اور گیس میں نہ صرف یورپ دلچسپی رکھتا ہے بلکہ مشرق بعید اور جنوبی ایشیا کے ممالک بھی ان سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان ریاستوں میں ترکمانستان ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی آبادی تقریباً 40 لاکھ ہے۔ لیکن اس کے پاس موجود توانائی کا اندازہ کویت کے برابر تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان ذخائر کی مالیت تقریباً چالیس کھرب امریکی ڈالر مانی گئی ہے۔ لیکن اس توانائی کو باہر کے ملکوں تک پہنچانے کے لئے پائپ لائنوں کی ضرورت ہے۔ اور پاکستان کا راستہ باقی سب راستوں کے کم اور آسان تھا۔ لیکن افسوس کہ افغانستان میں خانہ جنگی اور بے یقینی کی فضا کی وجہ سے اس میں کامیابی حاصل نہ کی جا سکی اور ایران نے اس معاملے میں پہل کر لی اور ایران اور ترکی کے راستے ایک پائپ لائن بچھائی جا رہی ہے جو ترکی اور یورپ کو یہ توانائی مہیا کرے گی۔ اس کی لمبائی دو ہزار میل ہو گی۔ امریکہ نے بھی اپنی کمپنیوں کے دباؤ کے تحت ایران میں سے اس کو گزارنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ اس طرح ایران پر یہ امریکی پابندیوں میں پہلا رخنہ ہو گا۔ اور اسی کی وجہ سے ایران کے ساتھ امریکہ کے تعلقات بھی بہتر ہو سکتے ہیں۔ اس پائپ لائن کے ذریعے ایران بھی اپنی گیس ترکی اور یورپ کو برآمد کر سکے گا۔

ترکمانستان کو ایران کے راستے گیس بھیجنے کے بعد بھی اس کے پاس کافی گیس بچ رہتی ہے جو کہ وہ افغانستان کے راستے پاکستان اور پھر جنوبی ایشیا اور بذریعہ سمندر دوسرے ملکوں کو بھیج سکتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک امریکی کمپنی یونی کول نے افغانستان سے پاکستان تک یہ پائپ لائن بچھانے کا معاہدہ کیا ہے جس کی لاگت کا اندازہ تین ارب ڈالر ہے۔ اس پائپ لائن کی لمبائی تقریباً 900 میل لمبی ہو گی۔ اس کا کام 1998ء میں شروع کیا جائے گا اور امید کی جاتی ہے کہ 2001ء تک یہ مکمل ہو جائے گی۔

روس کی شکست و ریخت سے کچھ ہی عرصہ قبل کون کہہ سکتا تھا کہ اس عظیم سلطنت کا انجام اس قدر حسرت ناک ہو گا۔ اسی لئے روس نے ان تمام ذخائر کو اپنی آئندہ ضروریات کے لئے محفوظ کر رکھا تھا۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ روس کے ہاتھوں محفوظ رکھے گئے یہ خزانے اب وسطی ایشیا کی ریاستوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوں گے اور ان کی وجہ سے جلد ہی ان کی حالت بدل جائے گی اور خیال یہی ہے کہ ان کی حالت روس سے کہیں بہتر ہو جائے گی۔

OOO

ایران میں خواتین کی ترقی

ایران کا وہ امیج کہ وہ ایک بنیاد پرست ملک ہے جہاں ملائیت کا راج ہے اب کم ہونے کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ اور خاص طور پر نئے صدر محمد خاتمی کے انتخاب کے بعد تو آئے روز ایسی خبریں ایران سے مل رہی ہیں جن سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ ایک ترقی پسند ملک کے روپ میں ڈھل رہا ہے۔ جہاں لوگوں اور خاص طور پر عورتوں کے حقوق کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور مذہب کی آڑ میں عورتوں کی ترقی کو روکا نہیں جاتا۔

ایران کی پہلی خاتون نائب صدر ڈاکٹر معصوم ابتکار نے کینیڈا کے ایک جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ ایران میں خواتین کو تمام دنیا کے اسلامی ممالک سے زیادہ آزادی حاصل ہے۔ خواتین کی شرح خواندگی مردوں سے زیادہ ہے۔ یہاں مانع حمل ادویات کے استعمال کی عام اجازت ہے۔ خواتین زندگی کے ہر شعبے میں کام کرتی ہیں اور اپنی پسند کی ملازمتیں اختیار کر سکتی ہیں۔ میڈیکل کے شعبہ میں طلبہ اور طالبات کی تعداد برابر ہے بلکہ اعلیٰ تعلیم میں عورتوں کی شرح مردوں سے کہیں زیادہ ہے۔ ڈاکٹر ابتکار نے مزید کہا کہ ایران کا وومن ڈویژن زرعی ترقی اور دوسرے صنعتی منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک منصوبے کے تحت گھریلو چھوٹی صنعتیں خواتین چلاتی ہیں۔ خاندانی منصوبہ بندی کے شعبہ میں بھی عورتیں بھرپور حصہ لے رہی ہیں۔ دوسرے اسلامی ملکوں میں جہاں یہ بات معیوب سمجھی جاتی ہے ایران میں ایسا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے تو مذہبی سکالر اور علماء کرام بھی خاندانی منصوبہ بندی کے حامی ہیں۔ اور اسی وجہ سے ایران میں آبادی میں اضافہ کی شرح 7ء1 فی صد تک آگئی ہے جبکہ پہلے یہ 4ء2 فی صد تھی۔

OOO

خالصتان تحریک کا دوبارہ احیاء

آزادی کی تحریکوں کو کبھی بھی تشدد اور ظلم و ستم کے ذریعے ختم نہیں کیا جا سکا۔ اس کی مثالیں آج بھی عام طور پر دیکھنے میں آرہی ہیں۔ جنوبی افریقہ کے گوروں کو آخر کار ہار ماننی پڑی اور نیا جنوبی افریقہ معرض وجود میں آیا جہاں گوروں اور کالوں کے برابر کے حقوق کو تسلیم کیا جا چکا ہے۔ انگلستان میں آخر کار ناردرن آئرلینڈ میں تمام پارٹیوں کے مذاکرات جاری ہیں اور یہ مسئلہ بھی گفت و شنید کے ذریعے ہی حل ہونے کی امید ہے۔ فلپائن میں بھی حکومت نے مسلمان صوبے کے حقوق کو تسلیم کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ اسی طرح روس بھی چیچنیا کی آزادی کو کافی حد تک مان چکا ہے۔ اور دونوں میں معاہدات ہو رہے ہیں لیکن ہندوستان کی حکومت پر ان مثالوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ اس نے کشمیر پر جو ظلم و ستم روا رکھا ہوا ہے۔ اور جس طرح کشمیریوں پر تشدد کیا جا رہا ہے اس کے سامنے اسرائیل بھی کم تر معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح مشرقی بھارت میں بھی کئی تحریکیں چل رہی ہیں۔

کچھ عرصہ قبل مشرقی پنجاب میں سکھوں کی خالصتان کی تحریک ایک طوفان کی شکل اختیار کر چکی تھی۔ لیکن پھر بھارت نے اس پر قابو پا لیا اور ایسا معلوم ہوا کہ یہ تحریک ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہے۔ لیکن اب جالندھر رینج کے ڈی۔ آئی۔ جی راجن گپتا نے انکشاف کیا ہے کہ خالصتان کے حامی گروپ اکتوبر اور دسمبر میں پنجاب میں دہشت گردی کی بڑے پیمانے پر کارروائیاں کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں اور اس سلسلے میں خاصے سرگرم ہیں۔ یہ بات انہوں نے ایک بھارتی اخبار ہند سماچار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔ انہوں نے بتایا کہ اس میں کئی گروپ شامل ہیں جو کہ مناسب وقت کی تاک میں ہیں۔

OOO

کچھ اعداد و شمار

کہا جاتا ہے کہ کسی کرنسی کی قدر میں کمی کرنے سے اس ملک کی برآمدات میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ اس طرح سے باہر کے لوگوں کے لئے مال سستا ہو جاتا ہے اور وہ زیادہ خریداری کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ پاکستان میں یہ بات اس کتابی فارمولے کے مطابق نہیں چل رہی اور روپے کی قدر میں کمی کرنے سے جو فائدہ ملک کو ہونا چاہئے تھا وہ حاصل نہیں ہو رہا۔

اس سلسلے میں چند اعداد و شمار قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوں گے سٹیٹ بینک آف پاکستان کے اعداد و شمار کے مطابق پچھلے پانچ سال میں (1992-93- To 1996-97) جہاں ڈی ویلیو ایشن اوسطاً دس گیارہ فی صد ہوئی وہاں ایکسپورٹ صرف 69ء6 فی صد بڑھی۔ جبکہ امپورٹ 37ء10 فی صد بڑھی۔ اور اس طرح ادائیگیوں کا عدم توازن 14ء22 فی صد بڑھا۔ ریوینیو میں اضافہ 73ء9 فی صد ہوا جبکہ ملکی اخراجات 24ء11 فی صد بڑھ گئے۔ اور اخراجات کے بیلنس میں 87ء12 فی صد کا اضافہ ہوا۔ سی۔ پی۔ آئی اور ڈبلیو پی۔ آئی یعنی مہنگائی کے ان دونوں انڈکس میں بتدریج 29ء9 فی صد اور 14ء11 فی صد اضافہ ہوا۔ بیرونی قرضوں میں بھی اس شرح سے اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ادائیگیوں کے توازن میں اس قدر بگاڑ پیدا ہو چکا ہے کہ اسکی سالانہ ادائیگی ہمارے ڈیفنس کے اخراجات سے بڑھ گئی ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ ان اعداد و شمار کی رو سے روپے کی قیمت میں کمی سے ہماری معاشی ترقی کو نقصان پہنچا ہے۔ اس سے کوئی بہتری نہیں ہوئی۔

چین اور پاکستان کے بارے میں امریکی پالیسی

یورپی اور امریکی حکومتوں اور لوگوں نے اخلاق کے سلسلے میں دو معیار بنا رکھے ہیں۔ انفرادی سطح پر کسی قسم کے جھوٹ بے ایمانی رشوت وغیرہ کو ناقابل معافی جرم سمجھا جاتا ہے اور اس پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے لیکن جب قومی مفاد کا سوال پیدا ہوتا ہے تو یہ ساری قدریں ایک بے معنی چیزیں بن جاتی ہیں۔ مال بیچنے کے لئے کمیشن دینے کو ہرگز برا نہیں سمجھا جاتا۔ ملکی مفاد کی خاطر ڈکٹیٹروں۔ سمگلروں اور اسی قماش کے دوسرے لوگوں سے کھل کر تعاون کیا جاتا ہے۔ اور جب اپنا مفاد ختم ہو جائے تو پھر فوری طور پر اپنا رویہ بدل لینا بھی انہی کا کام ہے۔ اس کی واضح مثال افغانستان کی جنگ ہے جس کے دوران پاکستان کی ہر قسم کی مدد کی جاتی رہی اور جب روس کو شکست ہو گئی تو فوراً ہر قسم کی برائی پاکستان کے ذمہ لگائی جانے لگی۔

اب اسی قسم کا واقعہ چین کے سلسلے میں ہوا ہے۔ امریکہ کافی عرصہ سے چین پر یہ الزام لگاتا آرہا ہے کہ اس نے پاکستان اور ایران کو ایٹمی مواد اور میزائل ٹیکنالوجی فراہم کی ہے۔ لیکن اب واشنگٹن پوسٹ نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ کلنٹن انتظامیہ نے کانگریس کو یقین دہانی کرانے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے کہ چین کی طرف سے پاکستان اور ایران کو ایٹمی مواد فراہم نہیں کیا جا رہا۔ یہ تصدیق نامہ اس لئے دیا جا رہا ہے کہ اگلے ماہ چین اور امریکہ کے صدور کی ملاقات ہو رہی ہے اس ملاقات میں چونکہ ایٹمی ٹیکنالوجی کی چین کو فراہمی کا معاملہ زیر غور ہے اس لئے امریکہ چاہتا ہے کہ ملاقات کامیاب ہو اور دو امریکی کمپنیوں ویسٹنگ ہاؤس اور جنرل الیکٹرک نے جو ایٹمی ٹیکنالوجی کا سامان چین کو برآمد کرنا ہے۔ اس میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو امریکہ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ لوگ اس کے پہلے موقف کے متعلق کیا کہیں گے۔ جبکہ اس نے خود ہی اقرار کر لیا ہے کہ اس کا پہلا موقف محض الزام تراشی تھی اور بلاوجہ تینوں ملکوں کو بدنام کرنا تھا۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جدا!!"
"اس رخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا
جنت بھی ہے یہی کہ ملے یار آشنا!!"

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے ہم اپنی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا بنا لیں اور ان راہوں پر چلیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ اور تقویٰ کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اسی میں ہی ہماری بقا ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر31283 میں حامدہ راحت بنت محمد حسین قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالشکر ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ از ترکہ والد زمین برقبہ 11 مرلہ واقع چک نمبر471 گ۔ب مالیتی تیرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حامدہ راحت محلہ دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالستار محلہ دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر2 منظور احمد محلہ دارالشکر ربوہ۔

مسل نمبر31284 میں نصرت بشریٰ بنت محمد حسین قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد سے زرعی زمین گیارہ مرلہ واقع چک نمبر471 گ۔ب ضلع فیصل آباد مالیتی تیرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت بشریٰ محلہ دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالستار محلہ دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر2 منظور احمد محلہ دارالشکر ربوہ۔

مسل نمبر31285 میں حمیدہ بیگم زوجہ عبدالسلام صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر59 سال بیعت 1950ء ساکن مکان نمبر39 محلہ دارالفتوح ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-4-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) طلائی بالیاں وزنی پانچ ماشہ مالیتی دو ہزار روپے (2) سلائی مشین مالیتی ایک ہزار روپے (3) نقد رقم ایک ہزار روپے (4) مکان نمبر39 برقبہ 8 مرلہ واقع محلہ دارالفتوح ربوہ مالیتی تین لاکھ 90 نوے ہزار روپے (5) پلاٹ برقبہ سات مرلہ واقع محلہ دارالفتوح ربوہ مالیتی دو لاکھ روپے دس ہزار روپے زرعی رقبہ ساڑھے نو کنال مربع نمبر95 واقع موضع ڈاور مالیتی 2 لاکھ ستیس ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ 3000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حمیدہ بیگم مکان نمبر39 محلہ دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری صادق علی وصیت نمبر18440 گواہ شد نمبر2 عبدالسلام وصیت نمبر22567 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر31286 میں عابدہ رحمان بنت چوہدری مبارک احمد طاہر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر22/11 دارالصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عابدہ رحمان 22/11 دارالصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر1 مبارک احمد طاہر وصیت نمبر18888 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 ظفر احمد طاہر برادر موصیہ۔

مسل نمبر31287 میں اعجاز احمد طاہر ولد مبارک احمد طاہر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/11 دارالصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اعجاز احمد طاہر 22/11 دارالصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر1 مبارک احمد طاہر وصیت نمبر18888 والد موصی گواہ شد نمبر2 ظفر احمد طاہر برادر موصی۔

مسل نمبر31288 میں فرید احمد باجوہ ولد نصیر احمد شاد ایم اے قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر89 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فرید احمد باجوہ کوارٹر نمبر89 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد شاد ایم اے وصیت نمبر21520 والد موصی گواہ شد نمبر2 محمد اکرم وصیت نمبر17809۔

مسل نمبر31289 میں نصیرہ تنویر باجوہ بنت نصیر احمد شاد ایم اے قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر89 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصیرہ تنویر باجوہ کوارٹر نمبر89 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد شاد ایم اے وصیت نمبر21520 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد اکرم وصیت نمبر17809۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم قاضی عبدالرحمان نعیم صاحب فیصل ٹاؤن لاہور کو مورخہ 97-9-21 کو بچی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام عطیہ رحمان عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ قاضی عبدالحمید صاحب آف قاضی پین ہاؤس نیلا گنبد لاہور کی پوتی اور مکرم ناصر احمد صاحب ظفر دارالعلوم غربی ربوہ کی نواسی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک سیرت اور خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے سید عارف علی صاحب آف لانڈھی کورنگی کراچی کو 6- ستمبر 1997ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام صفورہ عارف عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عنایت اللہ صاحب خالد ربوہ کی نواسی اور مکرم سید اصغر علی صاحب آف کراچی کی پوتی ہے۔ احباب سے نومولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی آف ARID ایگریکلچر راولپنڈی نے B.Sc. آنرز ایگریکلچر میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ فارم 250 روپے کے عوض دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ بارانی علاقوں کی مختص سیٹوں پر ہی ہوگا۔ علاقوں کی تفصیل یہ ہے۔ راولپنڈی، اٹک، جہلم، چکوال، گجرات، سیالکوٹ، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، جھنگ، لیہ، خوشاب، بھکر، چولستان، اسلام آباد، راجن پور۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 11- اکتوبر 97ء ہے۔ (بحوالہ روزنامہ NATION 24- ستمبر 97ء)

○ ہمدرد میڈیکل کالج۔ ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے M.B.B.S. سال اول میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ انٹرمیڈیٹ 60 فی صد نمبروں کے ساتھ داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ سابقہ تعلیمی ریکارڈ اور داخلہ ٹیسٹ کی بنیاد پر دیا جائے گا۔ داخلہ فارم وغیرہ مندرجہ ذیل میں 600 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔

(۱) ہمدرد سنٹر۔ المجید۔ ناظم آباد نمبر3 کراچی (۲) ہمدرد سنٹر 142 غازی علم الدین روڈ (LYTTON روڈ لاہور) (۳) ہمدرد سنٹر مری روڈ۔ راولپنڈی (۴) ہمدرد سنٹر18۔ صدر روڈ پشاور۔ (۵) ہمدرد یونیورسٹی کراچی۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23- اکتوبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2 اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے ہماری حکومت سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں۔ ہم اداروں کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم کسی صورت میں بھی آئینی حدود سے تجاوز نہیں کر رہے۔ ارکان پارلیمنٹ کی نااہلی سمیت تمام مقدمات کی سماعت کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں ریٹائرمنٹ کے لئے تیار ہوں۔ میری تو صرف یہ دعا ہے کہ جو تھوڑا وقت رہ گیا ہے وہ عزت سے گزرے۔ انہوں نے انتظامیہ اور مقننہ کو بھی اپنی حدود میں رہنے کے لئے کہا۔ انہوں نے کہا کہ خط لکھنے سے محاذ آرائی کا تاثر لینا مناسب نہیں۔ یہ بھی ہماری ڈیوٹی ہے کہ انتظامیہ کے غیر قانونی فیصلے اور احکامات کو کالعدم قرار دیں۔

○ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے کابینہ کے اجلاس میں بتایا کہ بھارت کی حکومت کے تازہ ترین رویہ کے پیش نظر اور گجرال کے تازہ ترین بیانات کی وجہ سے حکومت پاکستان کو اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کرنی پڑے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گجرال کی طرف سے پہلے کرائی گئی یقین دہانیوں سے ہٹ جانے کی وجہ سے ان کی نیویارک کی ملاقات کوئی اتنی خوشگوار نہ تھی۔ اس لئے 4۔ اکتوبر کو مسلم لیگ اور اتحادی جماعتوں کا اجلاس بلایا گیا ہے جس میں اس پر اور دیگر معاملات پر غور کیا جائے گا۔

○ وفاقی کابینہ کا اجلاس جس کی صدارت وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کی اسلام آباد میں ہوا۔ اس اجلاس میں امن وامان کی صورت حال۔ راولپنڈی میں ایرانیوں کے قتل کی تفتیش۔ پریس اصلاحات اور دیگر امور زیر بحث آئے۔ کابینہ کو بتایا گیا کہ بے نظیر کے بیرون ملک کھاتے منجمد ہو جائیں گے۔ اور غیر قانونی دولت ملک میں واپس لائی جائے گی۔

○ کشمیر کی سرحد پر واقع "لائن آف کنٹرول" پر پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے درمیان ہونے والی شدید جھڑپوں میں دونوں جانب کے پندرہ افراد ہلاک ہو گئے اور تیرہ زخمی ہوئے کارگل کے بعد چکوٹھی اوڑی اور کپواڑہ سیکٹر میں بھی دونوں طرف سے شدید جنگ کا سا سماں پیدا ہو گیا۔ دونوں طرف سے بھاری توپ خانہ کا استعمال کیا گیا۔ بھارت نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان نے اوڑی اور کپواڑہ سیکٹروں میں توپ خانے اور مارٹر توپوں سے گولہ باری کی لیکن پاکستانی وزارت دفاع کی طرف سے اس کی تردید جاری کر دی گئی ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ ملکی دفاع کا انحصار داخلی استحکام اور سلامتی پر ہے لوگوں کو داخلی طور پر تحفظ کا احساس ہو گا تو امن وامان کی صورت حال بہتر ہو گی اور اس سے ملکی دفاع مستحکم ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی معاشی اور سماجی حالت بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے مردم شماری کو یقینی بنانے کے لئے آرڈی ننس میں ترمیم کی منظوری دی ہے جس کے تحت جان بوجھ کر غلط کوائف فراہم کرنے والے شخص کو چھ ماہ قید اور پندرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ قبل ازیں غلط بیانی کی سزا ایک ماہ قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ تھی۔ ہر شہری مردم شماری پر مامور عملے کو صحیح جواب دینے کا پابند ہو گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو۔ اور آصف علی زرداری کے سوئس اکاؤنٹس کے بارے میں احتساب سیل ٹھوس شہادتیں پیش نہیں کر سکا۔ احتساب سیل کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمان سوئس حکام سے ملاقات اور وضاحتوں کے لئے سوئٹزرلینڈ روانہ ہو گئے ہیں۔ "عدالتی شہادت" حاصل کرنے کے لئے بھی احتساب سیل کو دشواری کا سامنا ہے۔

○ بھارتی فوج کے نئے سربراہ جنرل وید پرکاش ملک نے اپنا عہدہ سنبھال لیا ہے۔

○ باجوڑ ایجنسی میں بھاری ہتھیاروں کے خلاف اپریشن کلین اپ کا آغاز کر کے اسلحہ کے متعدد ذخائر پر قبضہ کر لیا گیا ہے برآمدگی میں میزائل۔ مارٹر توپیں۔ راکٹ لانچر اور خطرناک بم شامل ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ لاہور کو پیرس سے بھی خوبصورت بنائیں گے۔ سڑکوں کی تعمیر پر ایک ارب روپے عوامی ٹیکسوں سے خرچ کئے جا رہے ہیں کام کی نگرانی بھی عوام خود کریں۔ جہاں ڈرینج نہیں ہو گا وہاں سڑک بھی نہیں بنے گی۔ یہ بات انہوں نے انار کلی چوک میں ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے کہی ہے۔

○ ڈیرہ غازی خان میں دو افراد کے قاتلوں کو دو دو مرتبہ سزائے موت کا حکم سنایا گیا ہے۔ نیز دو لاکھ روپے فی کس کی سزا بھی سنائی گئی ہے۔

○ مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر اور قومی اسمبلی کے رکن اعجاز الحق نے کہا ہے کہ بے نظیر کو گرفتار کر کے باقی اثاثوں کی بھی چھان بین کی جائے۔ میرا دعویٰ ہے کہ بھٹو خاندان نے جتنی دولت لوٹی ہے پاکستان کا قرضہ اتر سکتا ہے۔

○ سی بی آر کے معتبر ذرائع کے مطابق بڑے زمینداروں اور تاجروں کی بڑی تعداد نے انکم ٹیکس اور دولت ٹیکس کے زیادہ مالیت کے گوشوارے جمع نہیں کرائے۔ بلکہ لاہور سمیت کئی مقامات پر انہوں نے عام تنخواہ دار ٹیکس دہندگان سے بھی کم مالیت کا ٹیکس ادا کیا ہے۔

○ چیف احتساب کمشنر جسٹس (ر) غلام مجدد مرزا نے وزیراعظم نواز شریف کے خلاف دائر ہیلی کاپٹر ریفرنس کو سماعت کے لئے باقاعدہ منظور کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی مزید سماعت 6۔ اکتوبر کو اسلام آباد میں ہو گی۔ وزیراعظم نے اکتوبر 96ء میں روسی ساخت کا ہیلی کاپٹر سعودی عرب سے خریدا تھا۔ کاغذات نامزدگی میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

○ پنجاب کابینہ میں مزید 9 وزراء کی شمولیت کا فیصلہ کیا گیا ہے متوقع وزراء میں ملک سلیم اقبال۔ چوہدری محمد ریاض۔ منشاء اللہ بٹ۔ میجر (ر) طاہر صادق۔ پیر بنیامین رضوی اور میاں فضل کے نام شامل ہیں۔ 5 معاونین خصوصی 22 پارلیمانی سیکریٹریوں اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کے 30 چیئرمینوں کے ناموں کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔

○ چیف جسٹس سپریم کورٹ جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ ہم نے سپریم کورٹ کے لئے 5 جج مانگے ہیں۔ ہم اپنے موقف پر سختی سے قائم ہیں۔ ہم افہام و تفہیم کرنے والے لوگ ہیں۔ مطلوبہ جج نہ ملے تو دیکھ لیں گے۔

○ مؤقر ذرائع کے مطابق حکومت نے عدلیہ سے جاری جنگ کو فیصلہ کن انجام تک پہنچانے کے لئے نئی منصوبہ بندی کرتے ہوئے چیف جسٹس سجاد علی شاہ کو فارغ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ججوں کی ریٹائرمنٹ سے متعلق آئینی ترمیم منظور ہونے پر چیف جسٹس خود بخود ریٹائر ہو جائیں گے۔

○ جعلی زرعی ادویات فروخت کرنے والے 6 ملزموں کو 19 سال قید اور 9 لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی ہے عارفوالہ کے ڈیلروں سے حاصل کئے گئے بیشتر سیمپل جعلی نکلے ہیں۔

○ تربت (کوئٹہ) میں ڈاکوؤں نے لیڈی ٹیچرز کے لئے لائی جانے والی تنخواہ کے 17 لاکھ روپے لوٹ لئے اور فائرنگ کر کے ایک سپاہی کو ہلاک کر کے فرار ہو گئے۔

○ دریائے جناب پر طالب والا پل مرمت کئے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ مسافروں کو بے پناہ مشکلات کا سامنا ہے۔ وقت اور کرایہ زائد خرچ ہو گا۔

○ خصوصی عدالت سے عمر قید پانے والے دو ملزم سندھ ہائی کورٹ نے بری کر دیئے ہیں۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سپیشل فوٹوگرافی کیلئے خدمات حاصل کریں • رنگین و بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعائت
پمز سٹوڈیو B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رُخ واہ کینٹ
پروپرائیٹر: فہیم احمد پم

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی اور دوسرے تعلیمی اداروں کیلئے
• یونیفارم پینٹوں کی قیمت میں اب خصوصی کمی
• طالبات کا سکول یونیفارم بھی کچھ دنوں بعد دستیاب ہوگا
• یونیفارم کی جرسی آ گئی ہے
• اس کے علاوہ شلوار قمیض (مردانہ / بچگانہ)
• ہر قسم کے ریڈی میڈ ملبوسات
• اور ہوزری کی مصنوعات
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212039

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ اینڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834